بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحی کی خصوصیات

چونکہ انسان کی ہدایت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی اس لیے مسلسل انبیاء کرام مبعوث ہوتے رہے اور ان کے ذریعہ نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ملتی رہی۔علم خداوندی اور ہدایت ربانی جو انبیائے کرام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی رہی اسے اصطلاح شریعت میں وحی کے نام سے موسوم کیا گیا چونکہ نبوت حضور پر ختم کردی گئی اس لیے آخری مرتبہ جو وحی خدا تعالیٰ کو دینی تھی وہ حضور کو دے دی گئی اور اس کے بعد وحی خداوندی کا سلسلہ بند کردیا تھا اور حضور کو جو وحی دی گئی وہ قرآن میں محفوظ کردی گئی جس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی۔لیکن مسلمانوں میں ایک عام نظریہ رواج پذیر ہوا کہ وحی خداوندی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وحی متلو یا وحی جلی اور دوسری وحی غیر متلو یا وحی خفی۔وحی متلو قرآن کریم میں ہے اور وحی غیر متلو قرآن کے باہر ہے اور وہ احادیث رسول ہیں۔

لیکن قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مروجہ عقیدہ مسلمانوں کے دور آمریت کی پیداوار ہے اور خود قرآن کریم کے بالکل خلاف ہے۔قرآن کریم میں تفحص کرنے سے وحی کی چند بنیادی اور نمایاں خصوصیات ابھر کے سامنے آجاتی ہیں۔مضمون ہذا میں وہ خصوصیات مرقوم کی جاتی ہیں اور قارئین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود ان خصوصیات کو سامنے رکھ کر غور فرمائیں کہ وحی صرف قرآن ہے یا قرآن کے باہر (روایات) بھی وحی ہو سکتی ہے۔

وحی ساری متلو ہے:

قرآن کریم نے وحی کی جو بنیادی خصوصیت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ وہی صرف متلو ہے اور وحی غیر متلو ہو ہی نہیں سکتی۔چنانچہ ارشاد باری ہے۔

کذالک ارسلنک فی امة قد خلت من قبلها امم لتتلوا علیهم الذی اوحینا الیک وهم یکفرون بالرحمن ط (۱۳:۳۰)